AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah,
Mirza Ghulam Ahmad Qadiani[as]

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

القران الحکیم ۱۲:۶۵

النور

تبلیغ ۱۳۹۴ ہش
فروری ۲۰۱۵ء

محترم مجیب الرحمن ایڈووکیٹ کولمبیا یونیورسٹی لاء سکول

میں حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

Respected Mujeebur Rahman, Advocate
Addressing Audience at the
Columbia University Law School

First Arab Conference 2014

At University of Michigan-Dearborn Tuesday, November 18th, 2014

Mohammed Fytahi addressing the conference.

Q&A – Panelist answering questions from audience.

DEARBORN

Mideast peace topic of UM-Dearborn symposium

Arab and Muslim leaders will discuss possible solutions to the Mideast crisis during a symposium Tuesday at the University of Michigan-Dearborn. Presentations on "What is the Pathway to Peace?" will be made by Fatima Abdrabboh, director of the Arab-American Anti-Discrimination Committee of Michigan, and Imam Azam Akram of Ahmadiyya Muslim Community, which is sponsoring the event. A question-and-answer session will follow. The symposium is from 7-9 p.m. at Kochoff Hall, 4901 Evergreen. Information: muslimsforpeace.org/events/uom/.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

النور

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

(البقرة:۲۵۸)

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ۝

(سورۃ المزمل:10)

وہ مشرق اور مغرب کا ربّ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں پس اُسے بطور کارساز اپنا لے۔

وَاٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَجَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل:3)

اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔

(700 حکمِ خداوندی صفحہ 80)

فہرست

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر امیر جماعت احمدیہ، یو ایس اے

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

مدیر: سید ساجد احمد

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ: publications@ahmadiyya.us

OR Editor Ahmadiyya Gazette 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

خدا کی نعمتوں کے در بند نہیں ہوتے

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ‏

سورۃ النساء: 70

اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ‌ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ‏

الاعراف:36

اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں تو جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍۙ‏ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏

سورۃ الجمعۃ: 4-3

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

احادیث مبارکہ

آنحضرت ﷺ کی امّت کو نبوت کی خوشخبری

اَبُوْبَکرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

(کنوزالحقائق)

اس امت میں ابو بکر سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ نبی ظاہر ہو۔

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

اَبُوْبَکرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

(الجامع الصغیر، علامہ سیوطی)

ابو بکر سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ نبی آئے۔

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

لَوعَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقاً نَبِیّاً

(ابن ماجہ کتاب الجنائز)

اگر (میرا بیٹا ابراہیم) زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا

(مسند احمد بن حنبل)

تم میں سے جو زندہ ہوں گے، عیسیٰ ابن مریم امام مہدی حکم عدل سے ملیں گے (جب وہ آئیں گے)۔

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ نَازِلٌ

(ابو داؤد، کتاب الملاحم)

میرے اور ان (عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں (آئے گا) اور وہ یقیناً آئیں گے۔

منظوم کلام

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نُورِ خُدا جس سے ہوُا دن آشکار

ہائے وہ تقویٰ جو کہتے تھے کہاں مخفی ہوئی
ساربانِ نفسِ دُوں نے کس طرف پھیری مہار

کام جو دکھلائے اس خلاّق نے میرے لئے
کیا وہ کر سکتا ہے جو ہو مفتری شیطاں کا یار

مَیں نے روتے روتے دامن کر دیا تَر درد سے
اب تلک تم میں وہی خشکی رہی باحالِ زار

ہائے یہ کیا ہو گیا عقلوں پہ کیا پتھر پڑے
ہو گیا آنکھوں کے آگے اُن کے دِن تاریک و تار

یا کسی مخفی گُنہ سے شامتِ اعمال ہے
جس سے عقلیں ہو گئیں بیکار اور اک مُردہ وار

گردنوں پر اُن کی ہے سب عام لوگوں کا گُنہ
جن کے وعظوں سے جہاں کے آگیا دل میں غُبار

ایسے کچھ سوئے کہ پھر جاگے نہیں ہیں اب تلک
ایسے کچھ بُھولے کہ پھر نسیاں ہوُا گردن کا ہار

نوعِ انساں میں بدی کا تُخم بونا ظلم ہے
وہ بدی آتی ہے اُس پر جو ہو اُس کا کاشتکار

چھوڑ کر فُرقاں کو آثارِ مخالف پر جمے
سر پہ مسلمؔ اور بخاریؔ کے دیا ناحق کا بار

جب کہ ہے امکانِ کذب و کج روی اخبار میں
پھر حماقت ہے کہ رکھیں سب انہی پر انحصار

جب کہ ہم نے نورِحق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے
جب کہ خود وحیٔ خدا نے دی خبر یہ بار بار

پھر یقیں کو چھوڑ کر ہم کیوں گمانوں پر چلیں
خود کہو رؤیت ہے بہتر یا نقولِ پُر غُبار

تفرقہ اسلام میں نقلوں کی کثرت سے ہوا
جس سے ظاہر ہے کہ راہِ نقل ہے بے اعتبار

نقل کی تھی اِک خطاکاری مسیحا کی حیات
جس سے دِیں نصرانیت کا ہوگیا خدمت گزار

صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر
ہوگئے شیطاں کے چیلے گردنِ دِیں پر سوار

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مہدئ معہود کی دعوت الی اللہ

سچا مذہب

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے۔(تریاق القلوب، صفحہ 13)

قرآن کی خوبیاں

مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔
(برکات الدعا، صفحہ 34)

غلبۂ دین

اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں، اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔(ملفوظات جلد اول، صفحہ 432)

آسمانی نشان

"ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔۔۔۔۔۔مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا۔۔۔میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہوگئی ہے کیونکہ جب کہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کیلئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ نے مہدی کے ظہور کیلئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی"۔(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 142۔143)

پاکستان میں ایک سکول کے معصوم بچوں کے بہیمانہ قتل عام پر شدید مذمت، دعائے مغفرت اور ہمدردی مخلوق کی دینی تعلیم

یہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال ہے جس سے انسانیت چیخ اٹھی اور بے چین ہوگئی

بندوں پر رحم کرو، ان پر زبان، ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو، دل کے حلیم اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ دنوں پاکستان کے شہر پشاور میں ایک سکول میں ہونے والے کربناک اور دردناک واقعہ جس میں سکول کے معصوم بچوں کا انتہائی ظلم و بربریت اور بہیمیت کے ساتھ قتل عام کیا گیا، کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال تھی جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی اور بے چین ہوگئی۔ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ فرمایا کہ ہم احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے اور ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا۔ اللہ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے۔ فرمایا کہ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہونے والے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہو جاتے ہیں۔ ایسی ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال قبل 2010ء میں لاہور میں ہماری بیوت الذکر میں بھی کھیلی گئی تھی۔ ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور نہ ہی عوام الناس کی اکثریت نے لیکن ہم احمدی تو انسانیت کی ہمدردی رکھنے والے ہیں اور یہ تو پھر ہمارے ہم وطن تھے، ہم ان کے لئے بے چین ہیں، ہمیں ان سے ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ ان سے چھن گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ شدت پسندی اور ظلم کے واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عراق، شام اور لیبیا وغیرہ ملکوں میں بھی ظلم ہو رہا ہے۔ یہ لوگ صرف ظاہری قتل و غارت نہیں کر رہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ دین سے دور لے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ یہ سب ظلم اور واقعات دینی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ دین حق تو پیار، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم کے احکامات سے شدت پسندی کی نفی اور عدل و انصاف قائم کرنے کی تعلیم پیش فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ فرمایا کہ پس جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے، جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے، جب تک حکومت رعایا کا خیال اور رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی، جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا نہیں ہوگا، اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسانی ہمدردی کا جذبہ ہمارے اندر حضرت مسیح موعود نے پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مومنوں کے لئے نرمی اور شفقت کا حکم ہے پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ ہر شخص ہر روز اپنا مطالعہ کرے کہ کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کے بندوں پر رحم کرو، ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو، کسی پر تکبر نہ کرو، کسی کو گالی مت دو، غریب، حلیم، نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ خدا چاہتا ہے کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقیناً ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ظلموں کے خاتمے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود کو بھیج دیا ہے جس نے جنگوں اور سختیوں کا خاتمہ کر کے پیار اور محبت کو پھیلانا تھا۔ کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں بھی امن قائم فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی راہ مولیٰ میں قربانی پر ان کا ذکر خیر فرمایا نیز مکرمہ امینہ اوصاف صاحبہ آف کبابیر اور مکرم ابراہیم عبدالرحمٰن بخاری صاحب آف مصر کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

جلسے کے ماحول سے ایک روحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش اور دعا ہمیں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے گی

یہ معمولی جلسے نہیں، یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ دین پر بنیاد ہے

جلسہ کے ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں ان دنوں میں قادیان اور بعض دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر فرمایا۔ جلسہ سالانہ کی تاریخ بیان کی اور پاکستان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر پابندی عائد کئے جانے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہر سال دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت، ہر تنگی، ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جن سے آج دنیائے احمدیت فیض پا رہی ہے۔ مخالفین نے تو پابندی لگا کر احمدیت کی ترقی کو روکنا چاہا مگر خدا کے فضل سے دنیا کے تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے، جلسہ سالانہ منعقد کئے جا رہے ہیں اور اب حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ اس جلسے کے نظام نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے دنیا کو دین حق کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلنا تھا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ دین پر بنیاد ہے۔ پھر فرمایا کہ اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب ان میں آ ملیں گی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو میرا یہ سلسلہ اگر میری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے، یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہ سلسلہ کوئی معمولی سلسلہ نہیں اور نہ یہ جلسے کوئی معمولی جلسے ہیں اور نہ ایک احمدی کہلانا معمولی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ہر احمدی کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میں حصہ دار بننے کے لئے وہ روحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کرے جو حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کیلئے صرف جلسہ میں شامل ہونا ہی کافی نہیں بلکہ جو کچھ اس جلسہ سے حاصل کر رہے ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانا بھی ضروری ہے۔ پس جلسے کے ماحول سے ایک روحانی انقلاب اپنے اندر پیدا کرنے کی یہ کوشش اور اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے حوالہ سے ہی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھی کہ وہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں، بھائی چارے میں ایک نمونہ بن جائیں۔ انکسار دکھانے والے ہوں، ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ رکھنے والے ہوں اور سچائی اور راست بازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ بدخوئی کرنے اور کج خلقی دکھانے سے وہ دور رہنے والے ہوں۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے، صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے کوشش کرو، نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات، خیرات اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسے کے اس ماحول میں ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے ہندوستان میں رہنے والوں اور پاکستانیوں کو بھی جلسہ سالانہ قادیان پر اپنے ساتھ بستر لانے کی بھی تاکید فرمائی۔ اسی طرح یورپ اور دوسرے ملکوں سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بھی اپنے ساتھ گرم کپڑے لے جانے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ باہر کی جماعتیں نمائندوں کی فہرستیں بھی نہیں بھجواتیں، اس میں کافی سستی ہے۔ آئندہ وہاں جلسے پر بھیجنا ہو تو جو کچھ مرکز کوائف کا مطالبہ کرتا ہے، امراء کا کام ہے کہ وہ مرکز کو مہیا کروائیں۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ قادیان پر وہاں بعض لوگوں کا اپنی مرضی کی رہائش کا مطالبہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور فرمایا کہ جلسہ کی انتظامیہ اپنے حالات کے مطابق جو بھی جگہ آپ کو دے اس پر صبر اور شکر کریں۔

حضور انور نے آخر پر مکرم احمد شمشیر سوکیا صاحب مربی سلسلہ ماریشس کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر کیا اور ان کی خدمات دینیہ کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

گزشتہ سال کا جائزہ لے کر نئے سال کا آغاز نیکیوں کے کرنے اور بدیوں سے بچنے کے عزم وارادہ سے کریں

نیکیوں میں وہ معیار حاصل کریں جو دس شرائط بیعت میں بیان ہوئے ہیں

شرک، جھوٹ، زنا، فسق وفجور اور رسم ورواج کی پیروی سے بچیں نیز نماز، استغفار اور درود پڑھنے کا التزام کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں نئے سال کے آغاز پر تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دی اور فرمایا کہ ایسے موقعوں پر ہمیں گزشتہ سال کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم نے جو عہد کیا تھا اس کے مطابق زندگی گزاری ہے یا نہیں اور جو کمی اور کمزوری رہ گئی ہے اس کو نئے سال میں دور کرنے کے لئے جائزے لینے چاہئیں۔ ہمارے ذمہ نیکیاں بجالانے کا کام ہے دیکھنا چاہئے کہ ہم نے اس کے لئے اتنی محنت کی ہے جس سے حق ادا ہو سکے۔ اور پھر نیکیوں میں بھی وہ معیار حاصل کرنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود نے خواہش اور توقع رکھی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کم از کم ایک مرتبہ سال میں عالمی بیعت کے موقع پر یہ عہد ضرور کرتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان معیاروں کو حاصل کرنے کیلئے شرائط بیعت سامنے رکھنا ضروری ہے۔ صرف مان لینا کافی نہیں بلکہ نیکیوں کی گہرائی میں جا کر ان پر عمل کرنا چاہئے اور برائیوں سے اس طرح بچنا چاہئے جس طرح ایک انسان درندے سے خوفزدہ ہو کر بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شرائط بیعت تو دس ہیں لیکن ان میں تیس قسم کے احکامات کا بیان ہے۔ نمبر ایک شرک سے بچنا چاہئے۔ بت صرف سونے چاندی کے نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ قول، فعل اور تدبیر کو بھی بت بنالیا جاتا ہے۔ پھر جھوٹ سے بچنا چاہئے۔ جھوٹ پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ زندگی کے ہر معاملہ میں جھوٹ سے بچیں۔ تیسرا حکم ہے زنا سے بچو۔ یعنی ان تراکیب اور حیلوں سے بھی بچو جو زنا کے قریب لے جاتی ہیں۔ یہ پاکیزگی کی علامت ہے۔ چوتھے یہ کہ بدنظری سے بچو۔ جو آنکھ حرام کردہ اشیاء کو نہیں دیکھتی اس آنکھ پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ پانچواں حکم یہ کہ فسق وفجور سے بچے۔ خدا کے احکامات سے باہر جانا اور گالی گلوچ فسق ہے۔ چھٹی بات یہ ہے کہ ظلم کرنے سے بچے۔ یعنی کسی کا حق نہ مارے۔ ساتویں نمبر پر خیانت سے بچنے کا ارشاد ہے۔ جو خیانت کرتا ہے اس سے بھی خیانت کا سلوک نہ کرو۔ آٹھویں یہ کہ ہر قسم کے فساد، دنگا اور لڑائی سے پرہیز کرے۔ پھر نواں حکم یہ فرمایا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچے۔ نظام جماعت یا حکومت کے خلاف کوئی ایسا کام یا ایسی بات نہ کہے جس سے قانون شکنی ہوتی ہو۔ دسواں حکم یہ دیا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہوگا بلکہ خدا کے حکم کو مانے گا۔ گیارہویں بات یہ کہ پانچ وقت نماز کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرے گا اور نماز تہجد کے التزام کی بھی کوشش کرے گا۔ تا کہ دعاؤں کا موقع ملتا رہے۔ بارہویں بات یہ کہ آنحضرت ﷺ پہ درود بھیجتا رہے گا۔ تیرھواں حکم یہ ہے کہ استغفار پر مداومت اختیار کرے گا۔ چودھواں یہ کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتا رہے گا۔ اسی طرح ان انسانوں کا بھی شکر گزار ہوگا جو احسان کرتے ہیں۔ پندرھویں نمبر پر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہے گا۔ سولھواں یہ کہ مخلوق خدا کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے گا۔ سترھواں حکم یہ دیا کہ عفو کا سلوک کرے گا۔ بغض وعناد نہ رکھے اگر اصلاح کی غرض ہو تو بات حکام تک پہنچاوے۔ اٹھارہویں نمبر پر فرمایا کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا فرمانبردار رہے گا۔ انیسواں حکم یہ ہے کہ رسم ورواج کے پیچھے نہ چلے گا۔ بیسواں ارشاد یہ ہے کہ ہوا وہوس کے پیچھے نہ چلے گا فرمایا جو خواہش کو خدا کی خاطر چھوڑتا ہے جنت میں اس کو ایک مقام ملتا ہے۔ اکیسویں بات یہ بیان کی کہ قرآن کریم کی حکومت کو بکلی تسلیم کرے گا اور اس کے ہر حکم کو مانے گا۔ بائیسواں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے ہر فرمان کو مشعل راہ بنائے گا۔ پھر تیئیسویں نمبر پر فرمایا کہ تکبر ونخوت کو چھوڑ دے گا۔ کیونکہ تکبر خدا کی نظر میں سخت مکروہ ہے۔ چوبیسواں ارشاد یہ ہے کہ فروتنی، عاجزی اور انکساری کو اختیار کرے گا۔ پچیسویں ہدایت یہ دی ہے کہ خوش خلقی کو اپنا شیوہ بنائے گا۔ چھبیسواں طریقہ نیکی کا یہ بتایا گیا ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ستائیسویں نمبر پر یہ فرمایا کہ دین حق کی عزت وہمدردی کو اپنی جان، مال اور عزت سے زیادہ سمجھے گا۔ اٹھائیسواں حکم یہ ہے کہ اللہ کی خاطر اللہ کی مخلوق سے ہمدردی کرے گا۔ انتیسویں ہدایت یہ دی گئی ہے کہ خدا داد استعدادوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاتا رہے گا اور تیسواں یہ عہد لیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود سے اطاعت کا ایسا تعلق قائم کرے گا جو دنیا کے کسی اور رشتہ میں نظر نہ آتا ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والا بنائے اور اس تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے کی توفیق بخشے اور گزشتہ سال کی کمزوریوں پر صرف نظر کرتے ہوئے آئندہ نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے مکرم لقمان شہزاد صاحب آف بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ کی شہادت اور مکرمہ شہزادی سلطان عوس صاحبہ آف مقدونیہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا معیار اور انفاق فی سبیل اللہ کے ایمان افروز واقعات، وقف جدید کے 58ویں نئے سال کا اعلان

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرفہرست ہے، اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور جرمنی ہیں

دینی ضروریات کیلئے اخراجات اللہ تعالیٰ پورے کرے گا، ہمیں قربانیوں کی روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے، عہدیداران اس کیلئے دعا اور کوشش بھی کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التغابن کی آیات 17 اور 18 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار احکامات میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے۔ دین کی اشاعت کا کام، مربیان کی تیاری اور انہیں میدان عمل میں بھیجنا، لٹریچر کی اشاعت، قرآن کریم کی اشاعت، بیوت الذکر کی تعمیر، مشن ہاؤسز کی تعمیر، سکولوں کا قیام، ریڈیو سٹیشنز کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے، ہسپتالوں کا قیام اور اسی طرح دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرضیکہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی دین کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے، فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا ادراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مفلحون میں ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ خرچ کرنا، خرچ کرنے والوں کی فلاح کا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا، تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے، خدا تعالیٰ نہ صرف یہ کہ بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے بلکہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد ایک تڑپ کے ساتھ قربانیاں کرتے ہیں اور پھر ایسے بھی بہت سے ہیں جو اس مالی قربانی کے بعد فوری طور پر اس تجربے سے بھی گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انہیں بڑھا کر واپس کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے مال کو پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ حضور انور نے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ فرمایا کہ ان واقعات کو دیکھ کر جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں افریقہ و بھارت کی ضروریات کو خاص طور پر پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت افریقہ کے 18 ممالک میں 95 بیوت الذکر زیر تعمیر ہیں۔ افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ اس وقت افریقہ سمیت 25 ممالک ہیں جہاں اس سال میں 204 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں اور 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ یورپ اور مغربی ممالک کا 80 فیصد چندہ وقف جدید افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ حضور انور نے گزشتہ سالوں میں نئے بیعت کرنے والوں کے ساتھ مستقل مضبوط رابطہ قائم کرنے کی افراد جماعت کو تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اگر نو مبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت سے تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔ آئندہ سال افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ نئے سرے سے جماعتوں کو وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا۔ اس طرف بھرپور توجہ دیں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے، اللہ تعالیٰ وہ پورے کرے گا، یہ اس کا وعدہ ہے۔ ہمیں قربانیوں کی روح اپنے اندر پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔

حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید کا 57واں سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوا اور 58واں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں 62 لاکھ 9 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے 7 لاکھ 31 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرفہرست ہے، اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور پھر جرمنی ہے۔ فرمایا کہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 11 لاکھ 29 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ حضور انور نے پاکستان، مغربی ممالک، افریقہ اور انڈیا کی جماعتوں کا اندرونی جائزہ بھی پیش فرمایا۔ آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک کی اور فرمایا کہ دنیا کے فسادوں سے بچنے کے لئے دعا کریں، درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور دنیا میں امن قائم کرنے اور امن پھیلانے کے لئے عملی کوششیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فسادوں کی صورت سے نجات دے اور یہ فساد کی صورت جلد امن میں بدل جائے۔ آمین

دین حق اور آنحضرتؐ پرحملوں کی پُر زور مذمت، دشمنوں کی تمام سازشیں اور کوششیں ناکام ہوں گی

درود شریف جو حصول استقامت کا ذریعہ ہے بکثرت پڑھیں تو قبولیت دعا کا شیریں پھل ملے گا

ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دین کا صحیح مؤقف اور تعلیم دنیا تک پہنچی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ احزاب آیت 57 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے، اس کے فرشتے بھی نبی کریم ﷺ کو دعائیں دے رہے ہیں، اس کے لئے رحمت مانگ رہے ہیں۔ پس جب یہ صورتحال ہے تو دشمنوں کی سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا۔ آپؐ کے مخالفین نہ کبھی پہلے کامیاب ہو سکے اور نہ اب ہو سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ ہاں تم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس پیارے، کامل، مکمل اور آخری نبیؐ پر بیشمار درود و سلام بھیجو۔ فرمایا کامیابی آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں ہے۔ کاش کہ لوگ سمجھیں کہ دین حق کی پیار و محبت کی تعلیم زیادہ جلدی دنیا کو دین حق کی آغوش میں لا سکتی ہے۔

فرمایا خطبہ کے شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں، ایک اصولی بات بتا دی کہ یہ حرکتیں نبیؐ کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ تمہارا کام جہالت کا جواب جہالت سے دینے کی بجائے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ حضور انور نے اس صورتحال میں ہر مذہب کے وقار اور احترام سے متعلق پوپ فرانسس کے پیغام کو خوش آئند قرار دیا۔ فرمایا کہ پہلی دفعہ اس واقعہ کے بعد دنیا کے مختلف میڈیا نے جماعت احمدیہ سے بھی ہمارا ردعمل اور مؤقف اس بارے میں پوچھا۔ دنیا کے بہت سے ٹی وی چینلز اور اخبارات نے ہمارا مؤقف بیان کیا اور اس طرح کئی ملین لوگوں تک دین حق کا حقیقی مؤقف اور تعلیم پہنچی۔ حضور انور نے بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش فرمائے جو درود شریف کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بھی واضح کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود درود شریف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کسی اور نبی کی شان میں درود شریف کا ذکر نہیں ملتا۔ آپ ﷺ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو، نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم ﷺ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا دے اور اس کی بزرگی اور شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے، یہ دعا حضورِ تام سے ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو درود بڑے درد کے ساتھ پڑھتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں اس کے فیض کے نظارے بھی دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس طرح درود پڑھنے والوں کی جماعت میں تعداد بڑھتی چلی جائے جس کا فائدہ جماعتی ترقی میں بھی ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب ہم درود پڑھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں رسول کریمؐ کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ پہلے خدا آپؐ کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے اور پھر وہ برکات آپؐ کے توسط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے مکرم مولوی عبدالقادر دہلوی صاحب درویش قادیان کی وفات اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت اور بعض دیگر نصیحت آموز واقعات کا خوبصورت تذکرہ

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ واقعات کی روشنی میں سیرت حضرت مسیح موعود کے چند گوشے

حضرت مسیح موعود نے سچائی کے عمدہ نمونے ہمارے سامنے رکھے ہیں ہمیں بھی ان پر کاربند رہنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات پیش فرمائے۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور یا امرتسر کے سٹیشن پر تھے کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آ گیا اور اس نے آپ کو سلام کیا مگر حضرت مسیح موعود نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور پھر بڑے جوش سے فرمایا کہ اسے شرم نہیں آتی کہ میرے آقا ﷺ کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے آکر سلام کرتا ہے۔فرمایا کہ اس واقعہ سے آپ کی غیرت رسولؐ کا بھی پتہ چلتا ہے۔پھر ایک دفعہ لاہور میں آریوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ان کی دعوت پر ہماری جماعت کے بھی کچھ افراد شامل ہوئے، بانیان جلسہ نے اقرار کیا کہ رسول کریم ﷺ کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا۔مگر اس عہد کا پاس نہ کیا جب حضرت مسیح موعود نے سنا کہ جلسے میں رسول کریمؐ کی بے ادبی کی گئی ہے آپ نے کہا کہ وہاں بیٹھے رہنا آپ کی غیرت نے کس طرح گوارا کیا، کیوں نہ آپ اٹھ کر چلے آئے۔پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی زبان سے ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کے پورا ہونے والے واقعہ کو تفصیل سے بیان فرمایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی سچائی پر ایک زبردست نشان ہے۔مشنریوں نے حضرت مسیح موعود کو نیچا دکھانے اور آپ کی سبکی کی خاطر ایک چال چلی اور آپ پر ہنسی کرنے کے لئے ایک شرارت کی کہ کچھ اندھے، بہرے اور لولے لنگڑے بلا لئے اور حضرت مسیح موعود کے سامنے کر کے کہا کہ مسیح ناصری اندھوں کو آنکھیں دیا کرتے تھے اور بہروں اور لولوں کو ظاہری طور پر شفایاب کرتے تھے۔آپ ان کو اچھا کر کے دکھا دیں۔آپ نے فرمایا کہ میرا تو اس قسم کا دعویٰ نہیں۔آپ کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ اگر تم میں ذرا بھر بھی ایمان ہوا اور تم پہاڑوں سے کہو کہ وہ چل پڑیں تو وہ چل پڑیں گے اور جو معجزے میں دکھاتا ہوں وہ تم بھی دکھا سکو گے۔پس یہ سوال مجھ سے نہیں ہوسکتا۔اب یہ اندھے، بہرے لولے اور لنگڑے موجود ہیں اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان موجود ہے تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیں۔آپ فرماتے تھے کہ اس جواب سے ان کو ایسی حیرت ہوئی کہ وہ ان لولے، لنگڑوں کو کھینچ کھینچ کر الگ کرنے لگے۔

پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ڈاک خانہ کے پیکٹ میں خط ڈالنے والے واقعہ پر آپ کے خلاف مقدمہ بنائے جانے، حضرت مسیح موعود کا عدالت میں سچائی پر مبنی بیان دینے اور جج کا آپ کو بری کرنے اور فیصلہ آپ کے حق میں دینے والا واقعہ تفصیل سے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ سچائی کے معیار کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا لیکن جو لوگ اپنے مفاد کے لئے سچائی کے معیار سے نیچے گرتے ہیں انہیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔فرمایا کہ جن ملکوں میں حکومت سے اسائیلم کے لئے یا انشورنس کمپنیوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے غلط طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے۔ایسے غلط طریق سے دنیاوی فائدہ اٹھانا ایک احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ٹونے ٹوٹکے کرنے کے بارے میں ایک روایت کی وضاحت بیان کی، خطبہ جمعہ یا خطبہ ثانیہ کے دوران بولنے یا بول کر کسی کو خاموش کروانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے خطبے کے دوران نہیں بولنا چاہئے۔فرمایا کہ بچوں کی گھروں میں خاص طور پر اس بات کی ابھی سے تربیت کرنی چاہئے۔

نبوّتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از تحریرات خود

عبد الرحمٰن خادم

1. پگٹ جو انگلستان کا ایک جھوٹا مدعی نبوّت تھا اور اُس کے آخر میں جس جگہ راقمِ مضمون کا نام لکھا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھے The Prophet Mirza Ghulam Ahmad یعنی "النبی مرزا غلام احمد" (ذکر حبیب صفحہ 106، 107 از مفتی محمد صادق صاحب)
2. "اس اُمّت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمّتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 28 حاشیہ)
3. آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اُس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور اُمّتی بھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 29 حاشیہ)
4. "سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (ایضاً صفحہ 62)
5. خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ مَیں آدمؑ ہوں۔ مَیں شیثؑ ہوں۔ مَیں نوحؑ ہوں۔ مَیں ابراہیمؑ ہوں۔ مَیں اسحٰقؑ ہوں۔ مَیں اسمٰعیلؑ ہوں۔ مَیں یعقوبؑ ہوں۔ مَیں یوسفؑ ہوں۔ مَیں موسیٰؑ ہوں۔ مَیں داؤدؑ ہوں۔ مَیں عیسیٰؑ ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مَیں مظہر اَتم ہوں۔ یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 72 حاشیہ)
6. "(الہام) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔ (ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اُس پر گزرا۔ خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا کہ یہ مصیبت پیش آتی ہے۔" (حقیقہ الوحی صفحہ 92)
7. "خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ 96)
8. "اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمّتی وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 101 حاشیہ)
9. "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہء روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوّت کے مقام تک پہنچایا۔" (ایضاً صفحہ 150 حاشیہ)
10. "پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خُدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو۔ مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 161)
11. "اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلے سے ہلاک ہو گئے۔ ان کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی؟ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہء زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 163)
12. "اور اس امتحان کے بعد اگر فریقِ مخالف کا غلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا تو مَیں کاذب ٹھہرونگا ورنہ قوم پر لازم ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر آئندہ طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کرکے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔" (ایضاً صفحہ 386)
13. "نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (ایضاً صفحہ 391)
14. "پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنّت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا۔۔۔ تب وہ وقت آگیا کہ اُن کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 52)
15. "مَیں اس خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (ایضاً صفحہ 65)
16. "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (ایضاً صفحہ 65)

17. "وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ:4)۔۔۔یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبیؑ ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (ایضاً صفحہ 67)

18. "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ 150)

19. "جبکہ مَیں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہو گیا ہے اور آنے والا مسیح مَیں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیحؑ کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم جو کچھ ہے پہلا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 155)

20. "مَیں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ 3)

21. "مَیں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلّیتِ کاملہ کے۔ مَیں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدیؐ شکل اور محمدیؐ نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح حاشیہ صفحہ 3)

22. "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبیؑ اور رسولؑ رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اُس کی تعریف کی ہے اور اُس کو تمام انبیاء کی صفاتِ کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ 48)

23. "اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اُس کا نبی ہو گا۔" (چشمہء معرفت صفحہ 318 دوسرا حصہ خصوصیتِ اسلام)

24. "اس طرح پر مَیں خُدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک اُمّتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189)

25. "خُدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔۔۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء 10,9)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (ایضاً صفحہ 11)

26. "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1)

27. "مَیں جبکہ اس مدّت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشمِ خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو مَیں اپنی نسبت نبیؑ یا رسولؑ کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ایضاً صفحہ 6)

28. "اُس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اُس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؑ و احمدؑ میں مسمّٰی ہو کر میں رسولؑ بھی اور نبیؑ بھی ہوں۔" (ایضاً صفحہ 7)

29. "مَیں خُدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (آخری خط حضرت اقدسؑ مندرجہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء)

30. "مَیں صرف اسی وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خُدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقیق نہیں ہو سکتے۔" (ایضاً)

31. "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسولؑ اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیّت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ اور اُس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے "نبی" کہتے ہیں۔ یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" (بدرؔ 5 مارچ 1908ء جلد 9، 7 نمبر صفحہ 2 کالم نمبر 1)

32. "پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ میں کثرتِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرتِ اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔" (آخری خط حضرت اقدسؑ مندرجہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء)

33. "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مَیں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں اس پر قائم ہوں، اس وقت تک جو اس دُنیا سے گزر جاؤں۔" (ایضاً)

34. "مَیں نبی ہوں اور اُمّتی بھی ہوں۔ تا کہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمّتی بھی ہو گا اور نبی بھی ہو گا۔" (ایضاً)

35. "یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اُس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انتشارِ روحانیت ظہور میں آتا ہے۔ تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے۔ اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں۔ اور رُوحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے۔ ہر ایک زمین اُس سے کچھ نہ کچھ حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے۔ تب اُن ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اُس کے ساتھ دُنیا میں ایک تبدیلی واقعہ ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اُترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسبِ استعداد حصہ لیتا ہے۔ وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمہء الہام اور خواب کا صرف اُس نبی کی برکت سے دُنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اُس کا زمانہ ایک لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اترتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ (القدر:5) جب سے خدا نے دُنیا پیدا کی یہ قانونِ قدرت ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ 67 حاشیہ)

36. ''اس جگہ صُور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اُس کی صُور ہوتے ہیں۔''(چشمہء معرفت صفحہ 77)

37. '' کبھی نبی کی وحی خبرِ واحد کی طرح ہوتی ہے اور معذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔۔۔پس مَیں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبرِ واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔'' (لیکچر سیالکوٹ صفحہ 56,55)

38. ''اس زمانہ میں خدانے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں اُن کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ مَیں ہوں۔ اسی طرح اس زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا۔ یا ابوجہل ہوں۔ سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔''(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 90)

39. ''ایمان در حقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہو گیا اور اُس کو شناخت نہیں کیا اور اُس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اُس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر وہ ضرور مُرتد ہو گا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور عبداللہ بن سرح اور عبیداللہ بن جحش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ اور یہودا اسکریوطی اور پانسو اور عیسائی مُرتد۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں۔ اور جموں والا چراغدین اور عبدالحکیم خان ہمارے اس زمانہ میں مُرتد ہوئے۔''(حقیقۃ الوحی صفحہ 159)

40. ''سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔'' (تجلّیاتِ الٰہیّہ صفحہ 9,8)

پیغامی: یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نبی بنا کر بھیجے اور ایک وقت تک آپ کو پتہ نہ لگے کہ میں نبی ہوں؟

جواب: حضرت اقدس خود تحریر فرماتے ہیں:

''اُس وقت مجھے مسیح موعود ٹھہرایا گیا کہ جب کہ مجھے بھی خبر نہیں تھی کہ مَیں مسیح موعودؑ ہوں۔''(تریاق القلوب کلاں صفحہ 69 خورد صفحہ 137)

غیر مبایعین کی پیشکردہ عبارتوں کا صحیح مفہوم

1. ''جس جس جگہ میں نے رسالت یا نبوّت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں۔ اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسولِ مقتداءؐ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لیے اُس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خُدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے مَیں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی مَیں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول ع

' من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب '

اسکے معنی صرف اس قدر ہیں کہ مَیں صاحب شریعت نہیں ہوں۔''(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 7)

2. یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام میرے پر صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت کا میرے نزدیک کُفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ سے یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوّت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔۔۔اُس (خدا) نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مَیں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں اس بات پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دُنیا سے گزر جاؤں۔ مگر مَیں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا مَیں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جُوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔''(حضرت اقدسؑ کا آخری محرّرہ 23 مئی 1908ء مطبوعہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء)

3. ''شریعت لانے والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔'' (تجلیات الٰہیہ صفحہ 20)

4. ''اس نکتہ کو یاد رکھو کہ مَیں رسول اور نبی نہیں ہوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور مَیں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبارِ ظلّیتِ کاملہ کے مَیں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوّت کا کامل انعکاس ہے۔''(نزول المسیح حاشیہ صفحہ 3)

(احمدیہ پاکٹ بُک صفحہ 422)

حضرت اماں جانؓ: بہترین مشعل راہ

مبارکہ شاہ، نیشنل تعلیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یو ایس اے

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ یو ایس اے 2013ء

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ترجمہ:۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کا سب پیدا کیا جو زمین میں ہے۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اسے سات آسمانوں کی صورت میں متوازن کر دیا اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عجیب شان، اُس نے انسان کو پیدا کرنے کے لیے پہلے اسکا ٹھکانا اس زمین کو تیار کیا۔ ہزار ہا سال کے لمبے عرصہ کے بعد جب یہ زمین تیار ہو ہوئی تو پھر اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس تخلیق کائنات کی غرض صرف انسان نہیں بلکہ کامل انسان کو پیدا کرنا تھا جو اس کائنات کی تخلیق کے ہزاروں سال بعد حضرت محمد ﷺ کے وجود نور میں پیدا ہوا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اُسے اپنے دو پیارے نبیوں۔ آقا اور غلام حضرت محمد مصطفی ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی ہی نہیں جسمانی جوڑ بھی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے ذریعہ فرمایا۔ آپ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی سیدۃ النساء فاطمہؓ کے بیٹے حضرت امام حسین کی نسل سے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کو خود اشکرنعمتی رایت خدیجتی (میری رحمت کو یاد کرو کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا) کی بشارت دے کر حضرت اماں جانؓ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی عظیم الشان عورت سے ملا دیا۔ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا وجود مبارک اللہ تعالیٰ کی اُن عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت تھا جو اس مسیح زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور تاریخ بتاتی ہے کہ واقعی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے صحیح رنگ میں خدیجہ ثابت ہوئیں۔

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا حضرت رسولِ پاکؐ کے رنگ میں رنگین اسی طرح حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بھی اپنے خدا سے عشق و محبت میں اسی طرح رنگین تھیں۔ حضرت اماں جان کی تمام زندگی ۔۔۔اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے) کے عنوان سے عبارت تھی۔

آپ کے بیٹے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"آپکی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو۔ نماز اور نوافل میں شوق وانہماک تھا۔ اور انہیں اس ذوق وشوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں کے دل میں بھی ایک عجیب کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی۔"

آپ کی نماز کی محبت کا ایک نظارہ تو ایسا ہے کہ جسے دیکھ کر فرشتے بھی عرش پر عش عش کر اُٹھے ہونگے۔ آپکا پہلا بیٹا بشیر اوّل۔ سوا سال کا بچہ جو بے حد بیمار تھا اور ہر طرح کا علاج ہو رہا تھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ اُس کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں اور نماز کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں پھر اپنی نماز کو کیوں قضا کروں۔ چنانچہ آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی۔ اور نہایت اطمینان سے نماز ادا کر کے فرمایا بچے کا کیا حال ہے۔ تو بتلایا گیا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے تو آپ انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ کر خاموش ہو گئیں۔ کوئی قابل اعتراض کلمہ نہیں نکالا۔ یہ شان ہے حضرت اماں جانؓ کی رضا بالقضاء کی۔ مومنانہ طرز عمل کی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ حضرت اماں جانؓ کی ایک خاص بات جو مجھے بچپن سے یاد ہے کہ جن ایّام میں آپ نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی تھی اذان کے بعد نماز کے اوقات کو باتوں وغیرہ میں ضائع نہیں فرماتی تھیں۔ مقررہ اوقات میں تنہا ٹہل کر دعائیں اور ذکر الٰہی کرتی تھیں اور اس میں بہت باقاعدہ تھیں۔ حضرت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم سابق امیر USA تحریر فرماتی ہیں کہ اماں جان کا نماز پڑھنا اور اُس کی پوری کیفیت بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ اتنی عاجزی اور انکساری ہوتی تھی جیسے سچ مچ اللہ میاں کے پاؤں پکڑے فریاد کر رہی ہوں۔

یتیم بچوں کے لیے حضرت اماں جانؓ کے دل میں خاص پیار اور درد تھا۔ ایک دو یتیم بچیاں ہمیشہ آپ کے پاس ہوتیں جنکی پرورش اور تربیت آپ ذاتی توجہ سے فرماتیں۔

حضرت اماں جانؓ کے سب سے بڑے پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیان کرتے ہیں کہ دو یتیم بہن بھائی آئے تو حضرت اماں جانؓ نے خود اپنے ہاتھوں سے انہیں نہلایا پھر خود ہی اُنکی جوئیں نکالیں اور پھر اپنے ساتھ کھانے کے لیے ان بچوں کو بٹھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جو خود اُس وقت بچے تھے۔ اُنکے ساتھ بیٹھ کر کھانے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت اماں جانؓ نے آپ کو سبق سکھانے کے لیے آپکو نظر انداز کر کے ان یتیم بچوں کے ساتھ کھانا کھایا اور آپ کا یہ لاڈلا پوتا بھوکا رہا۔

یہ ہے قرآنی تعلیم فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (اور یتیم کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھ اور نہ سختی کرو) کا عملی نمونہ۔۔۔

ماسٹر عبدالعزیز خان صاحب کی بیوی کے فوت ہونے پر اُنکے بیٹے اور بیٹی کو اپنے پاس رکھا اور لڑکی کی اپنی صاحبزادیوں کی طرح پرورش فرمائی۔ خادماؤں کو حکم دیا کہ اس بچی کو کسی نے کام کے لیے نہیں کہنا۔۔ عام لوگ یتیم بچوں کو گھر میں رکھتے ہیں اور چھوٹے موٹے

کام کے لیے مدد لینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت اماں جان کا کمال ہے وہ تمام لوگ جو آپکے گھر میں پلے ہر ایک نے بار بار یہ گواہی دی کہ ہمیں اپنی اصلی ماں سے زیادہ پیار حضرت اماں جانؓ سے ملا۔ اصل ماں سے بڑھ کر پیار دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ مگر اس مسیح موعودؑ کی شریک حیات۔ اُمّ المومنین جو اس مسیح زمانہ کے رنگ میں رنگین اور نور سے بھرپور تھیں۔ انہوں نے ٹوٹے دِلوں کو محبت وپیار کے مرہم سے جوڑ دیا۔

سادات کے اعلیٰ خاندان کی یہ خاتون جو دہلی کے نہایت سلجھے اور آداب سے مزیّن تہذیب میں پلی بڑھی تھیں۔ وہ گاؤں کے جاہل ماحول کے میلے کپڑے پہنے مٹی سے بھرپور بچوں کو اپنے سایۂ شفقت میں لیتی ہیں اور پھر ایسی محبت اور حسن سلوک سے اُنکی پرورش کرتی ہیں کہ چودہ صدیوں پہلے کے زمانہ کا نمونہ سامنے آجاتا ہے۔ جس طرح ایک یتیم بچے زید نے اپنے اصلی باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا اسی طرح بھائی عبدالرحمٰن قادیانی جو ایک بت پرست قوم کو چھوڑ کر دین اسلام میں بچپن سے داخل ہو گئے تھے انہوں نے اپنے سگے باپ کے ساتھ واپس جانے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے اصلی ماں باپ کو چھوڑ کر قادیان میں "الدار" کی دربانی کو پسند کیا۔

اسی طرح خادماؤں کے ساتھ آپکی شفقت اور حسن سلوک کی ہزاروں مثالیں ہیں۔ آپکی خادمہ مائی فجوّ کی دو بیٹیاں تھیں اور کوئی بیٹا نہ تھا۔ ایک دن اُسکے ساتھ بیٹھی جاہل عورتوں نے اُسے کہا کہ تمہارا تو کوئی نام لیوا نہ ہو گا جسکو سن کر وہ بیچاری رو پڑی۔ اتنے میں حضرت اماں جانؓ تشریف لائیں اور رونے کی وجہ پوچھی۔ سُن کر آپ نے فرمایا "کون کہتا ہے تیرا بیٹا نہیں" اور بلند آواز میں کہا "مائی فجوّ کا چاند سا بیٹا ہے جو ساری دُنیا کو روشن کر رہا ہے۔" اتنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پاس سے گزرے۔ تو آپ نے پھر فرمایا "دیکھا اسکا بیٹا" (مائی فجو نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بچپن میں کھلایا تھا) مائی فجوّ کی یہ دلنوازی اُسے ساری عمر خوش کرتی رہی۔

خادمات سے حُسن سلوک کی ایک اور خوبصورت مثال امۃ الرحمٰن صاحبہ نے بیان کی ہے۔ ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں حضرت اماں جان بیت الدُعا میں نماز پڑھ رہی تھیں اور امتہ الرحمٰن آپکو پنکھا کرتی رہیں۔ جب حضرت اماں جان فارغ ہوئیں تو امتہ الرحمٰن صاحبہ نے وہیں نماز شروع کر دی حضرت اماں جانؓ نے پنکھا ہاتھ میں لیا اور اُسے ہوا دینے لگیں۔ امتہ الرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ میں نے گھبرا کر جلدی نماز ختم کر دی تاکہ کہیں بے ادبی نہ ہو۔ اور جب حضرت اماں جان کو روکا تو آپ نے فرمایا: "کیا میں ثواب حاصل نہ کروں"؟ یہ واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس واقعہ سے ملتا جلتا ہے جو مفتی فضل الرحمٰن صاحب سے روایت ہے کہ وہ کسی کام کی اطلاع دینے گول کمرہ میں آئے اور تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ کر سو گئے۔ انکی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ پیارے مسیح موعود کھڑے اس خادم کو پنکھا کر رہے ہیں۔۔۔ حضرت اماں جان کی سیرت پر جتنی گہری نظر ڈالی جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں پوری طرح رنگین تھیں۔ وہ بطن جس سے نورِ الٰہی پیدا ہوئے۔ جن سے دین کو طاقت اور قوّت حاصل ہوئی اُن کی تربیت کے لیے اس مثالی ماں کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو رہنما بنایا اور پھر اپنے فضل سے بھر دیا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بچوں کی تربیت کے متعلق آپ کے چند اصول بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حضرت اماں جانؓ بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اُس میں والدین کے اعتبار کی شرم ولاج ڈال دیتیں۔۔۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت وغنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا۔۔ حضرت اُمّ المؤمنینؓ ہمیشہ فرماتی تھیں "میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے۔" اس اعتبار نے بچوں کو نہ صرف جھوٹ سے بچایا بلکہ تنفر کر دیا۔

سیدہ حضرت اماں جانؓ دہلی کے تہذیب وتمدّن میں پلی بڑھی تھیں۔ جہاں رسم و رواج اور طرز تمدّن خاندانی عزت کا سوال بن جاتا تھا۔ خصوصاً شادی بیاہ نمود ونمائش کا خاص موقعہ ہوتا تھا۔ مگر اس زمانے کے مسیح نے جو بدعات اور رسومات کو ختم کرنے آیا تھا اُس نے عملی رنگ میں اپنی سادی شادی کا نمونہ پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بارات میں ایک خادم اور دو آدمیوں کو لے کر قادیان سے دہلی پہنچے۔ اپنے ساتھ کوئی کپڑا اور زیور نہیں لیا۔ صرف اڑھائی سو روپیہ نقد بطور تحفہ دیا گیارہ سو روپیہ حق مہر پر آپکا نکاح پڑھا گیا۔ جانبین کی طرف سے کوئی رسم رسوم کا نام تک نہیں لیا گیا۔ ہر کام سیدھا سادہ اور اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حکم وارشاد کے مطابق ہوُا۔ اور جب حضرت اماں جان دہلی سے رخصت ہو کر قادیان پہنچیں تو نئی دلہن کا کوئی استقبال نہ تھا کیونکہ حضور اقدس کا سارا خاندان اُن سے ناراض تھا۔ شام کا وقت اور یہ نئی دلہن کھرّی چارپائی جس کی پائینتی پر کپڑا پڑا تھا لیٹ کر سو گئیں۔

یہ اُس زمانہ کی روحانی ملکہ کا بستر عروسی تھا۔ اور سسرال کے گھر پہلی رات۔ ہاں آسمان سے رحمت کے فرشتے پُکار پُکار کر کہہ رہے تھے کہ اے کھرّی چارپائی پر سونے والی دُلہن دیکھ تو سہی کہ اللہ نے تجھے روحانیت کا وہ مقام دینا ہے کہ دُنیا جہاں کی نعمتیں تیرے قدموں میں ہونگیں اور تو اُمّ المومنین ہو گی۔

یہ آجکل کی بچیوں کے لیے سبق ہے کہ سسرال میں چھوٹی بڑی کمی کو نظر انداز کرنے سے خدا تعالیٰ کی نعمتیں اور برکتیں ہی حاصل ہوتی ہیں۔ سادگی کا یہ نمونہ آپ کے بچوں کی شادیوں پر بھی نظر آتا ہے۔ آپکی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی رخصتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے چند ماہ بعد ہوا۔ اس شادی پر نہ کوئی مہندی کی رونقیں ہوئیں۔ نہ دعوتیں ہوئیں نہ ہی کوئی مہمان اکٹھے ہوئے۔

حضرت اماں جان نے اپنی لختِ جگر کو دُلہن بنایا اور خود انکا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں تک وہاں لے گئیں جہاں سے اُنکا گھر نواب محمد علی خان صاحب کے گھر سے ملتا تھا۔ یہاں آپ دونوں کو کھڑے ہو کر دُولہا کا انتظار کرنا پڑا کیونکہ وہ مسجد میں نماز میں مصروف تھے۔ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی بیٹی ان الفاظ میں انکے سُپرد کی۔ "میں اپنی یتیم بیٹی تمہارے سپرد کرتی ہوں" یہ کہنے کے بعد حضرت امّاں جان کا دل بھر آیا اور آپ السلامُ علیکم کہہ کر تشریف لے گئیں۔

حضرت اماں جانؓ نے ہمارے سامنے یہ عملی مثال پیش کر دی کہ بیٹی کی رخصتی اس سادہ طریق پر بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت اماں جان نے ظاہری دکھاوے کی چیزوں کو اہم نہیں جانا مگر آپ نے بیٹی کو شادی کی کامیابی کے لیے جن بہترین جواہرات سے نوازا وہ ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں۔

آپ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو فرمایا:

1۔ جس کام کو شوہر سے چُھپانے کی ضرورت سمجھو وہ ہرگز نہ کرنا۔

2۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چُھپانا۔ صاف کہہ دینا۔

3۔ کبھی انکے غصّہ کے وقت نہ بولنا۔ تم ہو یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تمہیں علم ہو کہ یہ اس وقت حق پر نہیں ہیں۔ جب بھی اُس وقت نہ بولنا غصّہ تھم جانے پر آہستگی سے حق بات اور اُن کا غلطی پر ہونا اُن کو سمجھا دینا۔

4۔ اُن کے عزیزوں کو۔ عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔ کسی کی بُرائی تم نہ سوچنا۔ خواہ کوئی تم سے بُرائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا۔ اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔

آج اگر ہم احمدی خواتین اپنی روحانی والدہ کی ان نصائح پر عمل کریں تو یقیناً ہمارے گھر جنت کا نمونہ بن جائیں۔

جہاں ایک طرف حضرت اماں جان نے شادیوں پر غلط رسومات کو ختم کر کے دکھایا تو دوسری طرف شادی کو اسلامی رنگ میں خوشی کا موقع بنانے کی تلقین کی۔

اسلامی شادی میں خوشی کا اظہار اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک انصاری عورت کو دُلہن بنا کر اُس کے میاں کے گھر بھجوایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ "اے عائشہ رخصتانے کے موقع پر گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا۔ حالانکہ انصاری شادی کے موقعہ پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔"

حضرت اماں جان نہ صرف شادیوں میں شرکت فرماتیں بلکہ پاکیزہ گانے، بدھیاں' امیر خسرو کے دوہے اور ٹپے بھی پسند فرماتیں۔

رفعت جاوید صاحبہ نے اپنی ساس ذکیہ خانم صاحبہ کے متعلق بتایا کہ اُن کی شادی پر حضرت اماں جان نے شرکت کی۔ گھر میں بڑی خاموشی تھی اور شادی والا گھر ہی نہیں لگ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا شادی والے گھر میں رونق لگاؤ۔ گاؤ پھر آپ نے فرمایا ڈھولک نہیں ہے تو تھال لے آؤ۔ تھال بجاؤ اور خوشی کے گیت گاؤ تاکہ پتہ چلے شادی والا گھر ہے۔

حضرت اماں جانؓ ایک مثالی بیوی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہمانوں کی کثرت سے آنے کی بشارت دی اور یہ بھی قبل از وقت بتا دیا کہ تھکنا نہیں۔ یہ مہمان حضور کے گھر دن اور رات کے ہر حصّہ میں آنے لگے۔ مگر حضرت اماں جانؓ نے کبھی حضور سے ان مہمانوں کے بے وقت آنے کی شکایت نہ کی۔

مائی امام بی بی حضور کے گھر کی قدیم خادمہ بتاتی تھیں کہ شروع میں حضرت مسیح موعودؑ حضرت اماں جان کو صرف تین روپے خرچ کے لیے دیتے تھے اور آپ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کم ہیں۔ شکر گزاری سے لے لیتی اور مہمانوں کی خاطر تواضع خوشی خوشی کرتیں۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لیے چندہ جمع نہیں ہوتا تھا بلکہ حضور اپنے پاس سے خرچ فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب نے حضور اقدسؑ سے عرض کی رات کو مہمانوں کے لیے کوئی سالن نہیں۔ آپ نے فرمایا بیوی صاحبہ (یعنی حضرت اماں جانؓ) سے کوئی زیور جو کفایت کر سکے۔ فروخت کر کے سامان کر لیں۔ آفرین ہے اس بیوی پر جس نے اپنے شوہر امجد کے ہر کام میں ہر طرح کی قربانی دے کر پورا ساتھ دیا۔ نہ طبیعت کی خرابی کا خیال کیا نہ تھکاوٹ کو دیکھا۔ اپنی ہر طاقت اور قوّت اپنے پیارے مسیح کے مشن کے لیے وقف کر دی۔ آج یہ لنگر خانہ جس سے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ غیر از جماعت مہمان بھی فیضیاب ہو رہے ہیں اس کی ابتداء حضرت اماں جانؓ کے بابرکت ہاتھوں سے ہوئی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ لنگر کا کام آخری زمانہ تک آپکے ہاتھوں میں رہا۔

استانی سکینۃ النساء صاحبہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے کئی بار دیکھا کہ خادمات کے ہوتے ہوئے بھی مہمانوں کے لیے حضرت اماں جانؓ خود اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتیں اور سالن و روٹی بناتیں۔ ایسی پُر شوکت اور پُر وقار خاتون کا خود کھانا پکا کر مہمانوں کی خدمت کرنا ظاہر کرتا ہے کہ آپ اپنے عالی قدر شوہر محترم کی خوشنودی کے لیے ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوتیں۔

ایک رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام قصیدہ اعجازِ احمدی لکھ رہے تھے اور ساتھ دو خدام کتابت کر رہے تھے۔ رات کے 12 بج گئے تو اُن میں سے ایک خادم پیر سراج نعمانی صاحب کو کھانسی شروع ہو گئی۔ حضور اقدس نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا حضور شام سے آپکی خدمت میں بیٹھا ہوں اور پان نہیں کھایا۔ حضور اندر تشریف لے گئے۔ اور حضرت اماں جانؓ سے پان تیار کروا کر لے آئے۔ ذرا غور کریں قادیان کی رات کے 12 بجے یقیناً حضرت اماں جانؓ بستر سے اُٹھ کر آئی ہوں گی یا شاید سو رہی ہوں۔ مگر قطعاً بُرا نہیں منایا اور آدھی رات کو پان تیار کر دیئے۔

مائی امام بی بی جنہوں نے ایک عرصہ حضرت اماں جان کی خدمت کی بیان کرتی ہیں کہ حضرت اماں جان ہر اُس چیز کو پسند کرتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسند تھی۔ مثلاً پھلوں میں آم اور کیلا۔ مٹھائیوں میں برفی۔ اور مرغ کا سالن۔ یہ بھی خاوند کے ساتھ فرمانبرداری اور پیار کا اظہار ہے۔ مائی امام بی بی کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت اماں جانؓ کو نہیں دیکھا کہ کبھی بھی حضرت صاحبؑ سے ناراض ہوئی ہوں۔ حضرت صاحب کا بے حد ادب کرتیں اور آپ کو خوش رکھتیں۔

مگر آپ کے کردار کی شان اور خاوند سے محبت کا اندازہ تو اس بات سے لگایا جا سکتا ہے جب انہوں نے محمدی بیگم کی حضور اقدس سے شادی ہونے کے لیے دعا کی۔ تا کہ حضور کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سامعات۔۔۔ عورت خاوند کی ہر بات برداشت کر جاتی ہے مگر سوت کے رشتہ پر نبیوں کی بیویوں کے بھی قدم اُکھڑ جاتے ہیں۔ مگر اس روحانی شہزادی نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور شادی کی دعا کی بلکہ پہلی بیوی جو الگ رہتی تھیں اُن کا بھی خاموشی سے خیال رکھا۔ ذرا غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ۔۔۔ اور کس تقویٰ کا مقام کہ اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو کلیۃً قربان کر کے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی کوشش کی۔

حضرت سیدہ اماں جانؓ نے خوشی اور غمی ہر حال میں ہمارے لیے بہترین نمونے قائم کیے ہیں۔ اور ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہ کر دکھایا۔

آپکی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی مسعودہ نام کی بچی کوئی آٹھ دس کی ہو کر فوت ہو گئی تو صاحبزادی صاحبہ اپنے ابا جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر سامنے رکھ کر بالکل خاموش ہو کر لیٹ گئیں۔ نہ کسی سے بات کریں اور کھائیں پئیں۔ انکی حالت دیکھ کر حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ بھئی انسان خدا کیوں بنتا ہے؟ اور خیال کرتا ہے کہ میری جو مرضی تھی وہ کیوں نہ ہوا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ”اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن“ یہ سُن کر نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فوراً کہہ اُٹھیں نہیں اماں جان استغفر اللہ مجھے اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض نہیں مجھے تو اُس بچی کو ڈاکٹروں نے جو ٹیکے لگائے اور وہ تکلیف سے تڑپتی تھی اسکا صدمہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر جو آپ نے نمونہ دکھایا وہ ایسا عظیم ہے کہ اس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسی نظر آتی ہے۔ حضور کی علالت کے آخری چند گھنٹوں میں جب حضور کی طبیعت خراب تھی تو حضرت اماں جانؓ بُرقعہ پہنے حاضرِ خدمت تھیں کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتیں کہ اے حی و قیوم خدا، تو ہماری مدد کر۔ میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی ان کو دے دے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے۔ اور پھر جب انجام قریب آیا تو آپ نے فرمایا ”اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں تو ہمیں نہ چھوڑیو۔“ اندر مستورات نے رونا شروع کیا مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں۔ اور اُن عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے جب میں نہیں روئی۔ تم کون ہو رونے والی۔ یہ ہے صبر و استقلال کا عظیم نمونہ!

گو آپکے درد اور صدمے کی گہرائی کا اندازہ آپکے ایک فقرہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضور اقدس کا جسد اطہر (جنازہ) بٹالہ سے قادیان رتھ پر لایا جا رہا تھا۔ جب رتھ پُل سے گزر کر آگے بڑھی تو حضرت اماں جان نے پُر سوز اور رقت آمیز آواز میں حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سے جو ڈیوٹی پر ساتھ تھے فرمایا: ”بھائی جی، پچیس سال گزرے میری ڈولی اس سڑک پر سے گزری تھی۔ آج میں بیوگی کی حالت میں اس سڑک سے گزر رہی ہوں“۔ یہ الفاظ بھائی عبد الرحمن قادیانی کے کانوں میں ساری عمر گونجتے رہے۔

حضرت اماں جانؓ کا وجود اس زمانہ کی مستورات کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک نمونہ بنا کر اپنے مُرسل مسیح موعود اور مہدی موعودؑ کے لیے رفیقِ حیات منتخب فرما کر بھیجا۔ آپکی تمام حیات آپ کی زندگی کا ہر پہلو اس پر روشن شہادت دے رہا ہے کہ آپ مسیح الزماں کی بہترین رفیق۔ اشاروں پر چلنے والی۔ سچے دل سے ایمان لانے والی اور اپنے عالی شان شوہر کی عاشق بیوی رہیں۔ آپ ہر احمدی خاتون کے لیے بہترین مشعل راہ ہیں۔ اے مادرِ مہربان تجھ پر ہزاروں صلوٰۃ و سلام۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپکے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہم سب کو آپکے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: اس تقریر کا مضمون دو کتابوں سے لیا گیا ہے:

ا۔ سیرۃ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ مرتبہ شیخ محمود احمد عرفانی و شیخ یعقوب علی عرفانی۔ ۲۔ سیرۃ و سوانح حضرت اماں جان مرتبہ سیدہ نسیم سید صاحبہ

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے فرمودہ مصرعہ کی زمین میں ایک غزل

یہ ممکن ہے ہمارے سر کٹیں اور جسم گر جائیں	مگر ممکن نہیں ڈر کر یہ دل ایماں سے پھر جائیں
ہمارا کام ہے توحید کا پرچار دُنیا میں	یہ وہ پیکر نہیں جو دہر کے آروں سے چِر جائیں
مٹے ہر شرک ہو پوری دعائے حضرت اماں جانؓ	”الٰہی مسجدیں آباد ہوں گرجائیں گرجائیں“
سنا ہے قدر کی شب آسماں سے آپ اُتریں گے	اگر اک پل ہمارے گھر بھی آئیں دِن یہ پھر جائیں
بہت ہی بے قراری میں یہ ساری رات گزری ہے	کوئی دم پاس بیٹھیں، چین آجائے تو پھر جائیں
بہانے ڈھونڈتا ہے آج کیوں پندارِ مے خانہ	لبالب جام سی آنکھوں سے یہ آنسو نہ گر جائیں

طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا

صحابیٔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام 'حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور

حضرت مہدی علیہ السلام سے پیار و محبت کے واقعات

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، کولمبس، اوہائیو

حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور کا شمار حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے جیّد صحابہ میں ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے صفِ اوّل کے صحابی تھے۔ بیعت میں آنے سے پہلے آپ کا تعلق اہل حدیث مسلک سے تھا۔ بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ قرآن کی تلاوت کثرت سے کرتے تھے۔ اردو انگریزی فارسی کشمیری اور پنجابی زبانیں بول لیتے تھے۔ سادا لباس زیب تن کرتے اور گفتگو میں شائستگی کا پہلو نمایاں ہوتا۔ 1902ء میں ایک خط کے ذریعے حضرت امام مہدیؑ سے صداقت کا ثبوت مانگا۔ جب تسلّی ہو گئی تو بغیر کسی حیل وحجت کے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں آ گئے اور پھر کبھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ آپ علیہ السلام سے حد درجہ کی عقیدت اور محبت تھی۔ ذیل میں حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتِ احمدیہ سے پیار کے متعلق کچھ واقعات درج کئے جاتے ہیں:

حضرت محمد موسیٰ صاحبؓ نے اپنے آقا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ صرف چھ سات سال کا عرصہ گذارا اور اس دوران ان کی صحبت سے بھرپور فیض اُٹھایا۔ ہر موقعہ کو غنیمت جانا۔ وہ ان چند صحابہ میں شامل ہیں جن سے حضورؑ کو بہت پیار تھا۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے میں کوشاں رہتے اور خدمتِ دین بجا لانے میں اپنا وقت صرف کرتے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھتے کہ ان کی اولاد بھی راہِ راست پر قائم رہے اور دینِ متین کی صحیح خادم بنے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دکان پر تشریف آوری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا 1902ء میں میاں محمد موسیٰ صاحب کی دکان واقع نیلہ گنبد لاہور کے باہر تشریف آوری کا واقعہ جماعت کے لٹریچر میں ملتا ہے۔ تاریخ احمدیت مؤلّفہ حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے آپؑ کی 1902ء میں لاہور آمد کی تصدیق نہیں ہوتی۔ یہ واقعہ غالباً 4-1903ء کا بنتا ہے جب حضورؑ سفر جہلم کے بعد لاہور تشریف لائے تھے اور ایک روز قیام فرمایا تھا یا پھر 20 اگست 1904ء کا ہو سکتا ہے جب آپؑ لاہور آئے تھے۔ یہ واقعہ سن کی تبدیلی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔ اس کی روایت حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب نے خود کی تھی۔

'ایک دفعہ 1902ء (غالباً 4-1903ء ناقل) میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری دکان واقع نیلہ گنبد میں تشریف لائے۔ کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد دکان سے باہر ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ پانی لاؤ۔ منشی محبوب عالم صاحبؓ اور کئی اور احباب سوڈا واٹر اور لسّی اور دودھ لائے مگر حضور نے فرمایا کہ ہم پانی پئیں گے جس پر پانی لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں ایک پونڈ (برٹش انڈیا کی کرنسی) پیش کیا جسے حضور نے دو دفعہ عذر کے بعد قبول فرما لیا۔

اس دکان کے باہر جس جگہ حضورؑ کرسی پر براجماں ہوئے تھے وہاں ایک درخت کے نیچے ایک عرصہ تک غلام رسول نامی ایک شخص مرغ چھولے بیچتا تھا اور اس کا سارا کھانا دو تین گھنٹوں میں بک جاتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ سب برکت مرزا صاحب کی مرہونِ منت ہے۔ ہمارے خاندان کو ہمیشہ رعایت سے کھانا دیتا اور جماعت کی کبھی مخالفت نہ کی۔ جب لاہور میونسپلٹی نے وہ درخت کاٹ دیا (غالباً 1975ء میں) تو وہ بھی وہاں سے کوچ کر گیا۔ اس کے بچوں کی چنوں کے سالن کی دکان نیلہ گنبد کے قریب ایک گلی میں اب بھی موجود ہے لیکن وہ اپنے باپ کی طرح کا کاروبار نہیں کر سکے۔

محمد موسیٰ صاحبؓ کا لاہور سے قادیان جمعہ کیلئے جاتے رہنا

حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب جب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو ان کا قادیان کے علاوہ کہیں اور دل نہ لگتا تھا۔ آپ لاہور سے ہر جمعہ کی صبح قادیان چلے جاتے تاکہ اپنے آقا امام الزمانؑ کے پیچھے جمعہ اور دوسری نمازیں ادا کر سکیں۔ بعض دفعہ تو جمعہ کی رات کو ہی واپسی ہو جاتی اور کئی دفعہ ہفتہ یا اتوار کو واپس آتے۔ آپ اس وقت تک لاہور واپس نہ جاتے جب تک کہ حضورؑ آپ کو واپس جانے کی اجازت نہ دیتے۔ سائیکل پر یک طرفہ 11 میل اور دو طرفہ تقریباً 22 میل کا سفر بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اصحابِ احمد کے تذکرہ میں اپنے خطبہ فرمودہ جمعہ 4 مئی 2012ء میں فرماتے ہیں۔

'پھر حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس زمانے میں میرا کئی سال تک یہ دستور العمل رہا کہ نیا سٹیشن (سٹیشن کا نام) پر ایک جمعدار کے پاس ایک بائیسکل ٹھوس ٹائروں والا رکھا ہوا تھا۔ (یعنی وہ بائیسکل تھا جس کے ٹائروں میں ہوا کی بجائے ربڑ چڑھا ہوا تھا)۔ جمعہ کے روز میں لاہور سے بٹالہ تک گاڑی پر جاتا۔ (گھر سے لاہور اسٹیشن بھی سائیکل پر جاتے اور سائیکل لاہور اسٹیشن پر سائیکل سٹینڈ پر رکھتے۔ ناقل) اور وہاں سے سائیکل پر سوار ہو کر قادیان جاتا اور جمعہ کی نماز کے بعد واپس سائیکل پر بٹالہ آ جاتا۔ یہاں سے گاڑی پر سوار ہو کر لاہور آ جاتا'۔

موسیٰ صاحبؓ کا مالی معاونت کا ایک غیر مطبوعہ واقعہ

میرے والد میاں محمد یحیٰی صاحب روایت کرتے ہیں کی ان کے ابّا جان میاں محمد موسیٰ

صاحبؓ بیعت کے بعد قادیان کثرت سے جاتے رہتے تھے۔ ایک نماز کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ضروری کتاب یا اشتہار شائع کرنے کے لئے ایک بڑی رقم کی جماعت کو تحریک کی۔ میاں محمد موسیٰ صاحب تو آپؑ کی اجازت کے بغیر لاہور واپس نہ جاتے تھے لیکن اس دن بغیر پوچھے ہی لاہور چلے آئے۔ گھر نہیں گئے۔ گنج مغل پورہ لاہور میں ان کی ملکیت میں ایک 'سرائے موسیٰ' تھی۔ (چند سال پہلے تک اس جگہ پر سرائے موسیٰ لکھا خاکسار نے بھی مشاہدہ کیا تھا۔ جو سڑک شالامار باغ کو جاتی ہے اگر منہ باغ کی طرف کیا جائے تو یہ جگہ سڑک کے دائیں ہاتھ پر ہے اس میں چار پانچ مکان ہوں گے) یہ سرائے آپ نے ایک ہندو کے ہاتھ نہایت ہی کم قیمت پر بیچ دی اور رقم لے کر واپس قادیان پہنچ گئے۔ پیچھے سے حضورؑ نے احباب جماعت سے موسیٰ صاحب کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہیں نظر نہیں آرہے۔ یہ بھی کہا کہ موسیٰ صاحب تو اجازت لئے بغیر واپس نہیں جاتے۔ احباب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فجر کی نماز کے وقت موسیٰ صاحب قادیان واپس پہنچ گئے اور نماز کے بعد ساری رقم حضور کے قدموں میں نچھاور کر دی اور کہا حضور میں تو رقم کے حصول کے لئے لاہور گیا تھا اس لئے آپ سے اجازت نہ لی۔ اس رقم سے حضور اپنی کتاب شائع کر کے ضرورت پوری کر لیں۔ یہ رقم غالباً پانچ سے چھ ہزار روپے تھی۔ میاں جی نے گھر والوں کی مرضی کے بغیر اپنی جائیداد فروخت کر کے اپنے آقا کے سامنے سرخرو ہو گئے اور دعاؤں کے وارث بنے۔ یہ وہ قربانیاں ہیں جنہوں نے جماعت کے اس وقت نرم و نازک پودے کی آب یاری کی۔ خدا اس طرح کی قربانیوں کی سب احمدیوں کو توفیق دے آمین۔

بہشتی مقبرہ قادیان کے لئے پلاننگ

حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت 24 دسمبر 1905ء کو شائع فرمایا جس میں نظام وصیت کے اصول وضع فرمائے۔ اس نظام کے تحت سلسلہ کی مالی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ اس کے تحت جماعت کو دائمی خلافت کی بشارت بھی دی گئی ہے۔ یہ نظام نو ہے اور اس کو انشاء اللہ دنیا کے تمام اقتصادی نظاموں پر برتری حاصل ہو گی اور اس سے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ کے تمام مقاصد پورے ہوں گے۔ میاں موسیٰ صاحب اس وقت قادیان میں تھے جب حضورؑ نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت بہشتی مقبرہ بنانے کی تجویز دی تھی اور اس کے لئے اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بھی عطا کیا تھا۔ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں۔

"رسالہ الوصیت شائع ہونے کے بعد 1906ء میں ایک دن لاہور سے آئے ہوئے مستری محمد موسیٰ صاحب سے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بہشتی مقبرہ کا ایک نقشہ تیار کر دیں۔ جس میں قبروں اور راستوں کے نشانات دکھائے جائیں۔ جس وقت مستری صاحب نے وہ نقشہ تیار کر کے حضورؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت میں بھی حاضر تھا۔ حضورؑ نے وہ نقشہ پسند فرمایا۔ مستری صاحب نے نقشہ میں ایک قبر پر انگلی رکھ کر عرض کیا کہ حضورؑ یہ قبر میرے لئے مخصوص کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی قبر کسی کے لئے مخصوص نہیں کی جا سکتی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کے علم میں ہے کہ اس جگہ کون دفن ہو گا؟ حضورؑ نے قرآن کی ایک آیت بھی پڑھی جو موسیٰ صاحب کو یاد نہیں رہی۔ حضورؑ نے موسیٰ صاحبؓ کو بتایا کہ انہیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔ یہ بھی کہا کہ ہو سکتا ہے جو اس کے باہر دفن ہو وہ بھی جنت میں جائے مگر اس میں دفن ہونے والا ضرور بہشتی ہو گا۔ اس کے بعد اس قبرستان کے نقشہ میں حضرت نانا جانؓ نے ترمیم بھی کی تھی اور سڑکیں وغیرہ بنائی تھیں۔"

"حضرت موسیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد بتایا کہ جس قبر کی انہوں نے نشاندہی کی تھی یہ وہی قبر ہے جو میں نے اپنے لئے چاہی تھی۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کا جسدِ اطہر اس میں دفن کیا گیا ہے۔ دراصل یہ وہ قبر تھی جو حضور کو کشف میں چاندی کی طرح چمکتی دکھائی گئی تھی جس کا ذکر حضور نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔"

مستری محمد موسیٰ صاحب اور ان کی پہلی دونوں شریکِ حیات بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

حضورؑ کے ساتھ لاہور میں سیر کا موقعہ

حضورؑ کی وفات سے پہلے آخری ایّام کا واقعہ سیرت المہدیؑ جلد دوم پر درج ہے۔ (غالباً 1908ء کا واقعہ ہے جب حضرت مسیح موعودؑ آخری بار لاہور تشریف لے گئے تھے)

"حاجی میاں محمد موسیٰ صاحب نے ایک دن ایک موٹر کار حضور کی سواری کے واسطے کہیں سے مہیا کی اور حضرتؑ سے اس میں سوار ہونے کی درخواست کی نیز سیّدۃ النساء حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے بھی سوار ہونے کی خواہش کی۔ چنانچہ حضورؑ پر نور معہ سیّدۃ النساء حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا موٹر میں سوار ہونے کی غرض سے مکان سے اتر کر سڑک پر تشریف لائے مگر موقعہ پر پہنچ کر سیّدہ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ مجھے خوف آتا ہے مگر حضرت اقدسؑ بعض بچوں سمیت سوار ہوئے اور قریبی سڑک کا چکر کاٹ کر واپس تشریف لے آئے۔ موٹر اس زمانے میں نئی نئی لاہور میں آئی تھی۔"

علمِ نجوم اور حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ

میرے والد میاں محمد یحییٰ صاحب ابن حاجی محمد موسیٰ صاحب روایت کرتے ہیں کہ ان کے ابّا جان علمِ نجوم سے کافی شغف رکھتے تھے۔ اس بارے میں کافی کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ اپنے دوست احباب میں اس علم کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس علم کو کبھی دولت کمانے کا ذریعہ نہ بنایا۔ ایک دفعہ موسیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس بارہ میں بتایا کہ یہ ایک باقاعدہ علم ہے اور اس بارے میں ان کو کافی شناسائی ہے۔ آپؑ نے کہا کہ اس علم سے انسانیت کو کیا فائدہ ہے؟ پھر کہا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ محمد موسیٰ صاحب کہتے تھے کہ حضورؑ کے اس فتویٰ کے بعد انہوں نے پھر کبھی علمِ نجوم کی طرف توجہ نہیں کی۔

لجنہ شارجہ کے جشنِ سیمیں پر

مبارکہ ابرار، فلوریڈا

✪

یہ سلور جوبلی کا جشن جو ہم کو منانا ہے
مبارک باد دینا، یاد بھی سب کو دلانا ہے
یہ لہو و لعب کی محفل ہے نہ دنیا کا میلہ ہے
نہ یاں پینا پلانا، جھومنا، گانا بجانا ہے!
یہ لجنہ شارجہ کا جشنِ سیمیں ہے میری بہنو
اسے شایانِ شاں انداز میں مل کر منانا ہے
دلوں کو پاک کرنا ہے عمل کو جگمگانا ہے
کچھ اپنا جائزہ لینا ہے کچھ کر کے دکھانا ہے
ترانہ حمد کا اک سرمدی لَے میں سنانا ہے
وفا کے گیت گانا یادگار اس کو بنانا ہے
نہیں اپنی کوئی خوبی کرم ہے میرے مالک کا
اسی کے فضل و احساں سے یہ دن ہم کو منانا ہے
کہیں پچیس سالہ ہے، کہیں ہے ایک سو پچیس
جو اک ننھا سا پودا تھا وہ اب شجرِ توانا ہے
یہی جشنِ تشکر ہے جسے ہم کو منانا ہے
سوا سو سال کی تاریخ میں یہ بارہا دیکھا
کبھی تاریک راہیں ہیں کبھی دشمن زمانہ ہے
قدم رُکنے نہیں پائے نہ ہمت کم ہوئی اپنی
جہاں پر کر دیا ثابت کہ ہم نے بڑھتے جانا ہے
ہمیشہ دشمنانِ دیں کی قسمت میں ہے ناکامی
کہ ہم نے سرخرو ہونا قدم آگے بڑھانا ہے
ہمیں رستے بنانے ہیں فلک کی کہکشاؤں میں
ستاروں کی طرح ہم کو اُفق پر جگمگانا ہے
کچھ اس انداز سے یہ جوبلی ہم کو منانا ہے

✪

خدا نے خیرِ اُمّت کا ہمیں اعزاز بخشا ہے
ہمیں حسنِ عمل سے اس کو ثابت کر دکھانا ہے
خدا کی ہم کنیزیں ہیں ، اسی کا ہے جو اپنا ہے
اسے پانے کی خواہش میں وجود اپنا مٹانا ہے
یہ جان و مال بھی اس کا ہے یہ اولاد بھی اسکی
اسی کی راہ میں یہ وقت بھی ہم کو بتانا ہے
اسی سے دل کو رغبت ہے اسی سے جان کو راحت
اسی کی یاد میں جینا اسی سے دل لگانا ہے
یہ دولت لینے کے لائق ہے گرچہ جان دینے سے
اسی لعلِ گراں مایہ کو آخر ہم نے پانا ہے
وہ سب پیاروں سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہستی ہے
وہی یارِیگانہ ہے وہی پیارا خزانہ ہے
اگر ہم اس کے ہوجائیں، ہمارا ہر زمانہ ہے!

✪

رسولِ پاک کے جھنڈے کو تھاما ہے مسیحا نے
اسے اونچا، بہت اونچا، بہت اونچا اڑانا ہے
مقامِ رحمۃ للعالمین سے آگہی دے کر
دلوں کو جیتنا ہے آپؐ کے قدموں میں لانا ہے!
بزرگوں نے جو پاکیزہ امانت ہم کو سونپی ہے
اسی کے سائے میں بڑھنا اسی سے فیض پانا ہے
مسیحاؑ کے وجودِ پاک کی سرسبز شاخیں ہیں
ہمیں سرسبز رہنا ہے ہمیں پھل پھول لانا ہے
نئے غنچوں کی ہر دم آبیاری ہم کو کرنی ہے
بزرگوں سے جو سیکھا اگلی نسلوں کو سکھانا ہے
خلافت کی محبت کو دلوں میں جاگزیں کرکے
وفا کی پاسداری کا سبق ان کو پڑھانا ہے
نہ ان کے پائے استقلال میں لغزش کبھی آئے
نہ رکنا آزمائش میں نہ غم میں ڈگمگانا ہے
کچھ اس انداز سے بڑھنا ہے سب دنیا پہ چھانا ہے!

✪

شہیدانِ وفا جو اپنے خوں سے کر گئے روشن!
انہی شمعوں سے مستقبل کو روشن تر بنانا ہے
انہیں بجھنے نہیں دینا انہی سے روشنی لے کر
اندھیرے دُور کرنے ہیں جہاں کو جگمگانا ہے
بہت تاریک راہیں ہیں بہت دشوار رستے ہیں
مگر جو عہد باندھا ہے اسے ہم نے نبھانا ہے
کبھی تھک کر نہیں رُکنا کبھی ماندہ نہیں ہونا
ہمیشہ اک نئے جذبے سے آگے بڑھتے جانا ہے
ہمیں پیغام پہنچانا ہے دنیا کے کناروں تک
جو ہم سے دُور ہیں اب تک انہیں نزدیک لانا ہے
جو سچائی سے غافل ہیں گھرے ہیں جو مصائب میں
مسیحا کے حصارِ عافیت میں ان کو لانا ہے
اسی جذبے کو اپنی زیست کا عنواں بنانا ہے

✪

ہمیں سب کچھ نچھاور کرکے بھی شاداب رہنا ہے
ہمیں پھل دار شاخوں کی طرح جھکتے ہی جانا ہے
نہ افسردہ ہوں دل اپنے شکن آئے نہ ماتھوں پر
کہ خوشیاں بانٹتے رہنا ہے ہر دم مسکرانا ہے
دلوں میں کوئی رنجش ہو نہ شکوہ کوئی ہونٹوں پر
اگر دل شاد ہیں اپنے تو ہر موسم سہانا ہے
یہ الفت جس نے باہم سب دلوں کو باندھ رکھا ہے
اسی الفت کا شیریں جام دنیا کو پلانا ہے
نہیں نفرت کسی سے بھی محبت سب سے کرنی ہے
یہی ماٹو ہمارا ہے یہی اپنا ترانہ ہے
یہی وہ جشنِ سیمیں ہے جسے ہم کو منانا ہے!

✪

فنِ شاعری۔ کچھ معروضات

صادق باجوہ۔ میری لینڈ

شاعری قدرت کا عطیہ ہے اور فطرتاً بعض طبائع میں موجود ہوتا ہے جسے وہبی شاعری کا نام دیا جاتا ہے لیکن محنت، ریاضت اور مسلسل کوشش سے شاعری کسبی بھی ہو سکتی ہے۔ شاعری جذبات واحساسات کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے جو قارئین اور سامعین کے دلوں کو متأثر کرتی ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہے کہ اچھا شعر خود بولتا اور دوسروں کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ نہ تو تُک بندی شاعری کہلا سکتی ہے اور نہ ہی تُک شاعر شاعر بن سکتا ہے۔ معروف ومشہور شاعر وادیب احمد صغیر صدیقی کے بقول:

"اچھی شاعری کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ شاعر الفاظ کا رمز آشنا ہو یعنی اسے یہ ہنر آتا ہو کہ وہ الفاظ کو نگینے کی طرح جڑ سکے۔ زبان کا واجبی سا علم کافی نہیں ہوتا۔ یہ شاعر کو تُک بند تو بنا سکتا ہے اچھا شاعر نہیں بنا سکتا۔ ایسے فرد کی شاعری واجبی سطح سے اوپر نہیں اُٹھ سکتی۔"

شاعری میں دلچسپی رکھنے والے مبتدیوں کے لئے اور اچھی شاعری کے لئے چند معروضات درج ذیل ہیں جنہیں مد نظر رکھ کر اچھی نظمیں مرتب ہو سکتی ہیں۔

1. فنِ شاعری میں علمِ عروض کا کلیدی کردار ہے جس سے بحور اور اوزان متعین ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ قواعد وضوابط کی پابندی ضروری ہے۔
2. وسیع مطالعہ اور مناسب ذخیرۂ الفاظ کی ضرورت ہے۔ تشبیہات و استعارات کا مناسب اور بر موقع استعمال شعر کو مؤثر بنانے اور شعر میں جان ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر لفظ کے انتخاب اور استعمال کا حق ادا ہو۔ بیان کئے گئے مضمون سے بدرجہءاَتم واقفیت لازمی ہے۔
3. عام فہم نظم مؤثر ہوتی ہے۔ شعر میں سلاست وروانی ہونی چاہئے اور کہیں بھی سکتہ یا جھول نہ ہو۔ ذو معنی الفاظ کا مناسب استعمال کریں اور جہاں تشبیہات و استعارے چسپاں ہوتے ہوں ضرور استعمال کریں۔
4. نظم کے تمام اشعار میں ردیف و قافیہ کی پابندی کریں۔ پوری نظم کا ایک جیسا ردیف و قافیہ بھی ہو سکتا ہے اور ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف بھی ہو سکتے ہیں۔
5. نظم کہنے کے بعد تنقیدی جائزہ بھی لیں اور دیکھیں کہ کہیں ادائیگی میں زبان رکتی تو نہیں اور ہر لفظ معنی و مفہوم کے اعتبار سے مناسب جگہ رکھا گیا ہے یا نہیں۔ اساتذۂ فن اور ماہرین کی رائے میں ہر شاعر اور فنکار اپنی تخلیق کا اوّلین ناقد بھی ہوتا ہے۔
6. ہر نظم کے لئے مناسب زمین منتخب کریں اور اسی زمین اور بحر میں ساری نظم ہو۔ اگر چند اشعار سے مدعا حاصل ہو جائے تو نظم کو لمبا کرنے سے احتراز کریں۔ طویل نظموں سے اکثر اوقات سامعین اُکتاہٹ محسوس کرتے ہوئے داد کی بجائے بیداد پر اتر آتے ہیں۔
7. اساتذہ اور معروف شعراء کا کلام مطالب و مفاہیم سمجھتے ہوئے پڑھیں۔ "کلام محمود" میں بہت عمدہ اور خوبصورت نظمیں ہیں ان کا بغور مطالعہ کریں۔ اگر\" دیوان غالب\" مل جائے تو اس کی غزلوں کے ہر شعر کا مفہوم سمجھتے ہوئے مطالعہ کریں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی سے پوچھنے میں ہتک محسوس نہ کریں۔ اسطرح علم میں اضافہ ہوتا ہے۔
8. اساتذہ اور مشہور و معروف شعراکا کلام یوٹیوب پر سنا اور google پر پڑھا جاسکتا ہے۔ بدقسمتی سے ادبی ذوق کے فقدان کے باعث بعض مرتبہ غلط شعر بھی درج کر دئے جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔
9. نظم کہنے کے بعد اگر کسی اچھے شاعر سے اصلاح کروالیں تو نظم میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس بیٹھ کر اصلاح ہو جائے تو الفاظ کی تبدیلی یا ترمیم کی وجہ پوچھی جاسکتی ہے اور بعد میں اسے مد نظر رکھا جاسکتا ہے۔
10. ابتدا میں اگر کسی شاعر کی زمین میں اپنے الفاظ اور مضامین رکھ کر نظم کہیں تو مضائقہ نہیں لیکن ادبی سرقہ سے پرہیز کریں جو ہمیشہ دوسروں کا محتاج بنا دیتا ہے۔